السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک نماز فائدہ ہے۔ جس کی سو رکعات ہیں۔ بعض لوگ اس کی صرف چار رکعت بتاتے ہیں۔ اور اسے رمضان کے آخری جمعہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے یا بدعت؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات صحیح نہیں ہے۔ نماز فائدہ نامی کوئی نماز نہیں کیونکہ تمام نمازیں ہی مبنی بر فوائد ہیں۔ فرض نماز فوائد کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ عبادت جب فرض ہو تو وہ نفل عبادت س بہرحال افضل ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

«ما تقرب الی عبدي بشئ احب الی مما افترضتہ علیہ» (صحیح بخاري)

''میرے بندے نے کسی ایسی چیز کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کیا جو مجھے اس سے زیادہ پسند ہو جسے میں نے اپنے بندے پر فرض قرار دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے جس عبادت کو واجب قرار دیا ہے تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے اور یہ بندے کے لئے نفل سے زیادہ منفعت بخش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے لازم بھی قرار دیا گیا اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ رکھا گیا تو تمام نمازیں ہی مبنی بر فوائد ہیں۔ نماز فائدہ نامی کوئی خاص نماز نہیں بلکہ یہ بدعت اور بے اصل ہے۔ آدمی کو ایسے ازکار نمازوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو لوگوں میں عام رواج پا چکی ہیں۔ لیکن سنت سے ان کا کوئی ثبوت نہیں یاد ہے عبادت میں اصل ممانعت ہے لہذا کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں نہ بتایا ہو جب انسان کو کسی چیز کے بارے میں شک ہو کہ یہ اعمال عبادت سے ہے یا نہیں؟ تو اصل بات یہ ہے کہ وہ عبادت نہیں ہے حتیٰ کہ دلیل سے ثابت ہو جائے کہ وہ عبادت ہے۔ واللہ اعلم۔ (شیخ ابن عثمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر448

محدث فتویٰ